رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵   ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر	نرخ چندہ پیشگی
غلام نبی	سالانہ ۵
تار کا پتہ "الفضل" قادیان	ششماہی ۸؍
	سہ ماہی ۱۲؍

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

جلد ۲۵	۱۹ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تفرقہ پسند انسان اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مورد ہیں

"امام الزمان اپنی جبلّت میں قوتِ امامت رکھتا ہے۔ اور دستِ قدرت نے اس کے اندر پیش روی کا خاصہ پھونکا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اُس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو داخل کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی بخشی ہے۔ ایسا ہی وہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسبِ مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو ان کا سورج قرار دیتا ہے۔ اور یہ سنتِ الٰہی یہاں تک اس کی آفرینش میں پائی جاتی ہے۔ کہ شہد کی مکھیوں میں بھی یہ نظام موجود ہے۔ کہ ان میں بھی ایک امام ہوتا ہے۔ جو یعسوب کہلاتا ہے۔ اور جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت اُن لوگوں پر ہے۔ جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحتِ حکم نہیں چلتے حالانکہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو۔ اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے۔ وہ ہم میں سے ہے۔"

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷۔ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز عصر بورڈنگ تحریک جدید کی پارک میں ایک جلسہ احمدیہ یونین کلب کے زیر اہتمام بصدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب شاہ صاحب نے احمدیہ یونین کلب کے ٹورنمنٹ کے اختتام پر اعلےٰ کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور آخر میں تقریر کی۔ جس میں نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینے کے متعلق نصائح فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین رخصت ماہ اگست کو اطلاع

جن دوستوں نے اپنے اوقات ماہ اگست ۱۹۳۷ء میں وقف کئے ہیں۔ ان کو اطلاعات بھجوائی جارہی ہیں۔ لیکن چونکہ اس مہینہ میں بہت سے اصحاب نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اس لئے اگر کسی دوست کو اطلاع وقت پر نہ ملے۔ تو وہ دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ انہیں علاقہ مقرر کرکے اطلاع دے دی جائے۔ انچارج تحریک جدید

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات

قادیان ۲۷ جولائی۔ آج تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت بھی تشریف فرما تھے۔ ان کے علاوہ دیگر بہت سے اصحاب بھی موجود تھے۔ طلباء کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے دینیات میں اول و دوم رہنے میزان میں اول و دوم رہنے اور اردو اور انگریزی تقریروں اور قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرنے میں اول و دوم رہنے والوں کو انعامات ملے۔ کھیلوں میں انفرادی طور پر امتیاز حاصل کرنے والے لڑکوں اور ٹیموں کو سکول کی طرف سے انعامات ملے۔

تحریری مباحثہ راولپنڈی کی طباعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ جون میں راولپنڈی میں غیر مبائعین سے چار اختلافی مسائل پر نہایت شاندار تحریری مباحثہ ہوا۔ آخری شب پرچہ جات سنانے کے بعد مجلس میں غیر مبائع صاحبان سے مشترکہ خرچ پر طباعت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ تو انہوں نے قادیان دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا کہ ہم ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ یہ مباحثہ قادیان میں طبع ہو۔ اور اس پر قادیان کا نام آئے۔ آخر قرار پایا کہ پرچہ جات کی کتابت قادیان میں ہو۔ اور چھپوائے لاہور میں جائیں۔ اس قرارداد کو فریقین نے تسلیم کریں۔ مگر اب تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس شرط کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اور اس پر رضامند نہیں کہ پرچہ جات کی کتابت قادیان میں ہو حالانکہ یہ طے شدہ امر ہے کہ چھپوانے سے پیشتر فریقین کے نمائندے کاپیوں کو پڑھ کر تصدیق کریں گے۔ تب وہ پریس میں جائیں گی۔ پھر دونوں نمائندے پروف پڑھیں گے۔ مگر غیر مبائع صاحبان مناظرہ کی طباعت میں بلاوجہ روک ڈال رہے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ پیغام صلح میں لکھا جارہا ہے۔ کہ قادیانی مناظرہ چھپوانے سے گریز کرتے ہیں۔ جو صریح افترا ہے۔ میں کھلے الفاظ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر غیر مبائعین تسلیم شدہ شرط پر قائم نہ رہے۔ اور خدانخواستہ مشترکہ خرچ پر مناظرہ چھپ نہ سکا۔ تو بھی بہرحال یہ مناظرہ نقل مطابق اصل ضرور شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ پس اہل پیغام اپنی مسلمہ شرط کے مطابق رضامند ہو جائیں۔ تو بہت بہتر ہے میں نے کاتب سے اندازہ کروایا ہے۔ قریباً چار صد صفحات کی کتاب ہوگی مناظرہ بہرحال طبع ہوگا اور انشاءاللہ ضرور طبع ہوگا۔

خاکسار۔ ابوالعطا جالندھری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:

۸۳۷	غلام حیدر صاحب ضلع سکھر	۸۵۲	محمد صادق صاحب ضلع جہلم
۸۳۸	چوہدری محمد الدین صاحب ،، امرتسر	۸۵۳	مسماۃ دولت بی بی صاحبہ بنت غلام علی صاحب (ضلع ...)
۸۳۹	مسماۃ بوائی صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب ،،	۸۵۴	مسماۃ طالع بی بی صاحبہ اہلیہ غلام علی صاحب ،،
۸۴۰	چوہدری تاج بخش صاحب ،،	۸۵۵	مسماۃ نظیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد طفیل صاحب ،،
۸۴۱	عبدالغنی صاحب ضلع گجرات	۸۵۶	سید چراغ الدین شاہ صاحب ڈیرہ غازیخان
۸۴۲	مسماۃ مجیدن صاحبہ اہلیہ محمد بخش صاحب ،، انبالہ	۸۵۷	دودہ خان صاحب ،،
۸۴۳	مجیدن صاحبہ اہلیہ جنگی صاحب ،،	۸۵۸	خدا بخش خانصاحب ،،
۸۴۴	مسماۃ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار قادیان	۸۵۹	مسماۃ پھاپھل صاحبہ اہلیہ خدا بخش خانصاحب ،،
۸۴۵	سکینہ بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب ضلع ہوشیارپور	۸۶۰	برکت علی صاحب میرپور ریاست جموں
۸۴۶	مسماۃ بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم عزیز الدین صاحب [illegible]	۸۶۱	سنتی صاحبہ ضلع گورداسپور
۸۴۷	مسماۃ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ مستری محمد دین صاحب ،،	۸۶۲	مندر صاحب ،،
۸۴۸	فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب ،،	۸۶۳	ساداں صاحبہ ،،
۸۴۹	فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ عطا محمد صاحب ،،	۸۶۴	اندر صاحب ،،
۸۵۰	بھبلی صاحبہ اہلیہ مستری مہر الدین صاحب بھینی ڈال	۸۶۵	سائیں صاحب ،،
۸۵۱	شریف بی بی صاحبہ اہلیہ خدا بخش صاحب ضلع گورداسپور	۸۶۶	Jamilah Toro S.M Lagos W. Africa.
		۸۶۷	Nasirah. A. G. Kuku Lagos W Africa.
		۸۶۸	Mr Garth P. Arnold London. S.E. 26

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۲ ماہ کی رخصتیں

قادیان ۲۷ جولائی۔ آج طلباء اور اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سالانہ ڈنر ہوا۔ ڈنر کے بعد مکرمی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے صدر مجلس کی ایک مختصر لیکن برمحل تقریر ہوئی۔ جس میں انہوں نے طلباء کو بتلایا۔ کہ ایک قوم کی امیدوں کی بنیاد اس کے بچے ہوتے ہیں۔ اور یہی اس فقرہ کے معنے ہیں کہ "ایٹن" "لور" "ہیرو" کے کھیلوں کے میدان پر ہی سلطنت برطانیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ نیز یہ کہ اپنے بزرگوں کی حفاظت اور ان کے وقار کا تحفظ قوم کے بچوں کے لئے ضروری ہے۔ اور سکول کا فرض ہے کہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

۱۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ برپا کرنے والا غیر مبائعین

جب غیر مبایعین کا شروع سے یہ طریق عمل چلا آرہا ہے۔ کہ ہر اس فتنہ میں جو مرکز سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کے خلاف اٹھایا گیا۔ خواہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی ہی تحقیر و توہین کی گئی۔ اس میں انہوں نے انتہائی زور شور کے ساتھ حصہ لیا۔ اور ہر ممکن امداد دی۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ حال میں جس فتنہ نے سر اٹھایا ہے۔ اور جو ان کی مدتوں کی سوچی سمجھی ہوئی تجاویز۔ اور دیرینہ سازشوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں حصہ نہ لیں۔

جب مستریان مباہلہ کا خروج ہوا تو ان کا سب سے بڑا ملجا و ماویٰ غیر مبایعین کا اڈا۔ اور ان کے حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب ہی بنے۔ جہاں سے انہیں ہر رنگ کے مشورے۔ اور بہت بڑی مالی امداد حاصل ہوتی رہی اور اس وقت تک ہوتی رہی۔ جب تک مستریوں نے اعلم کھلا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر اور توہین کرنے کے ساتھ ہی غیر مبایعین کی بھی خاطر کرنی نہ شروع کر دی۔ مگر کہتے وہ یہی رہے۔ کہ مستریوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ ان کی فتنہ انگیزیوں میں قطعاً شریک نہیں۔ تا آنکہ مولوی محمد علی صاحب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط پکڑا گیا۔ جس میں مستری عبد الکریم کو مالی امداد دینے کا ذکر تھا اس پر ان کے لئے مستریوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف امداد دینے سے انکار کرنے کی قطعاً گنجائش نہ رہی۔

پھر جب احرار نے مرکز احمدیت پر حملہ کیا۔ تمام طاقتوں کو جمع کر کے حملہ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر و توہین کو انتہا تک پہونچا دیا۔ تو اس وقت بھی غیر مبایعین اس بات کے لئے تلملاتے رہے۔ کہ کسی طرح احرار کے دربار میں ان کی رسائی ہو۔ اور وہ اپنی خدمات ان کے سامنے پیش کر دیں۔ چنانچہ احرار نے جو کانفرنس قادیان میں کی۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارک کے خلاف اس قدر گند اچھالا۔ کہ کوئی شریف انسان ایک لمحہ کے لئے بھی ان کے مجمع میں نہ ٹھہر سکتا تھا۔ اس [illegible] غیر مبایعین کے [illegible] کے ایڈیٹر صاحب بذات خود شریک ہوئے۔ اور مزے سے ان کی بد زبانی سنتے رہے۔ پھر "پیغام صلح" میں اس پر تبصرہ بھی کیا۔ جس میں کسی قدر ناپسندیدگی کے ساتھ بہت کچھ لجاجت اور چاپلوسی کا پہلو بھی پایا جاتا تھا۔

اس وقت چونکہ احرار کی مصلحتیں ان کو اجازت نہ دیتی تھیں۔ کہ احمدی کہلانے والوں سے خواہ وہ غیر مبایعین ہی ہوں۔ جو قادیان کے خلاف ان کی ہر [illegible] اور ان کا آلۂ کار بننے کے متمنی تھے ملتفت ہوں۔ کیونکہ اس طرح ان کا سارا کھیل جس کی بنا ر یہ تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام و نشان (نعوذ باللہ) دنیا سے مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ کا کوئی نام لیوا صفحۂ عالم پر نہ رہنے دینگے اس لئے تمام مسلمانوں کو ان کی روپیہ پیسہ اور شور و شر سے امداد کرنی چاہیئے۔ بالکل بگڑ جاتا۔ اس لئے انہوں نے نہ صرف ان کو مونہہ نہ لگایا۔ بلکہ وقتاً فوقتاً ان کے خلاف بھی غیظ و غضب کا اظہار کرتے۔ اور انہیں کشتنی اور گردن زدنی قرار دیتے رہے لیکن جب خدائی سلوک نے احرار کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ہر طرح خائب و خاسر رکھا اور ان کا بازار سرد پڑنے لگا۔ تو غیر مبایعین کے ایک [illegible] مولوی عطاء اللہ صاحب اور مولوی حبیب الرحمن صاحب نے دہلی میں [illegible] پر وہ پھولا نہ سمایا۔ اور اس نے نہ صرف اس شرف باریابی کا بڑے طمطراق سے "پیغام صلح" میں اعلان کرایا۔ بلکہ غیر مبایعین کو یہ بھی ہدایت کی۔ کہ مولوی عطاء اللہ صاحب اور مولوی حبیب الرحمن صاحب کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور ان کے متعلق اگر ان کے دلوں میں کوئی میل ہو۔ تو اسے بالکل دور کر دیں۔

مگر باوجود اس کے مولوی حبیب الرحمن صاحب نے غیر مبایعین کو پھر ایک ٹھوکر کی دینا ضروری سمجھی۔ اور جہاں انہوں نے غیر مبایعین کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت [illegible] کی شان میں نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اور انتہا درجہ کی توہین کی۔ وہاں یہ راز بھی فاش کر دیا۔ کہ پیغامی نمائندہ ہمارے پاس یہ درخواست لے کر آیا تھا۔ کہ ہم جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف آپ کو ہر طرح کی امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ خدا کے لئے اسے قبول کر لیا جائے۔ تاہم نے یہ کہہ کر رد کر دیا۔ کہ جب تک تم اس نبی (جس کو مرزا (سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف منسوب کرتے ہو۔ اس وقت تک ہم تمہاری [illegible] کے بھی روادار نہیں ہیں۔

ان واقعات سے مرکز احمدیت کے متعلق غیر مبایعین کا رویہ بالکل ظاہر ہے۔ اور جو لوگ خود مرکز سے علیحدہ ہو چکے ہوں۔ اور کئی رنگوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کے مرتکب ہوتے رہتے ہوں۔ ان سے سوائے اس کے توقع بھی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو فتنہ بھی جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھے۔ اس میں وہ ضرور شریک ہوں۔ اس [illegible] خواہ انہیں حد درجہ کی ذلت [illegible] پڑے۔ تو اس کی پروا نہ کریں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کبھی انہوں نے اس بات پر بھی غور کیا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے مرسل اور مامور کی تخت گاہ سے نہ صرف علیحدہ ہو کر۔ بلکہ اس کی تخریب کے لئے کھڑے ہونے والوں کے حامی اور مددگار بن کر اپنا ٹھکانا کہاں بنا رہے ہیں۔

تازہ فتنہ کو پھیلانے میں بھی غیر مبایعین انتہائی زور صرف کر رہے ہیں۔ مگر حسب معمول ساتھ ہی یہ بھی کہا جا رہا ہے [illegible] دخل نہیں۔ یہ انکار بتاتا ہے۔ کہ وہ خود بھی اس میں شرمندگی اور ندامت محسوس کرتے ہیں۔ مگر واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کا یہ [illegible] بالکل [illegible] اگلے پرچہ میں پیش کی جائیں [illegible] بتایا جائے گا۔ کہ مصری اور ملتانی کو جہاں احرار امداد دے رہے ہیں۔ وہاں غیر مبایعین بھی ان کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنے ذریعہ ان کے اشتہارات [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات تحریک جدید کی اہمیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کھانا کھانے کے اہم فوائد

جناب سید اختر احمد صاحب ایم۔ اے اورین بہار

قریباً ایک ہفتہ ہوا میں قرآن حکیم کی تلاوت کر رہا تھا۔ کہ آیت کریمہ واذ قلتم یا موسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها وقثائها وفومها وعدسها وبصلها پر پہونچا تو یک بیک میرا ذہن تحریک جدید کے سادگی طعام والے حصہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور [illegible] کے بعد میرے سارے نکات تحریک جدید کے [illegible] آگے بڑھا اور تلاوت کی۔ قال اتستبدلون الذی هو ادنیٰ بالذی هو خیر۔ اور جب اس مقام پر پہونچا۔ وضربت علیهم الذلة والمسکنة وباؤا بغضب من اللہ تو بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور میں نے نہایت زاری کے ساتھ خداوند کریم سے دعا کی۔ کہ اے مالک ہمیں نافرمانی کی ذلت سے بچانا اور توفیق عطا فرمانا کہ ہم تیرے پیاروں کی تحریکوں پر [illegible] لبیک کہنے والے بنیں۔ اور نیکیوں میں استقامت کرنے والے ثابت ہوں۔

دعا کے بعد بہت سے نکات میرے ذہن نشین ہوئے اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ [illegible] ہے۔

ہماری وفاداری کا امتحان

تاریخ گواہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی دنیا و آخرت سنواری۔ وہ انا ههنا قاعدون کہنے والے نہ بنے۔ بلکہ انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد تلواروں کی چھاؤں اور نیزوں کی چمک میں محبت و وفاداری کے جوہر دکھلائے جماعت احمدیہ آخرین منهم کی مصداق ہے۔ اس کے ہر فرد کو چاہیئے۔ کہ ہوشیار ہو کر نازک مقامات سے گزرے۔ امم قدیمہ کی تاریخ کے بہت سے اوراق تاریخ احمدیت میں بھی [illegible] جائیں گے۔ زمانہ ہمارے لئے کسوٹی ہوگا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ [illegible] اس کی مشکلات کو سنگ راہ نہ سمجھیں۔

قرآن حکیم میں قصص بنی اسرائیل کی تکرار اور سورۃ فاتحہ کی دعا ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے۔ کہ ہمارے سامنے بھی ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ جیسے بنی اسرائیل کے سامنے پیش آئے۔ صحابہ کرام اپنا حق ادا کر چکے اب ہماری وفاداری کا امتحان ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ سیل زمانہ کو پلیٹ کر [illegible] کا جس میں اہل اسرائیل ڈوب کر مر [illegible] رخ موڑ دیں۔

ایک کھانا کھانے کی تحریک

[illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہمارے درمیان تا دیر سلامت رکھے اور ہر گھڑی ان کی روح القدس سے مدد فرماتا رہے۔ آپ کی ذات بابرکات مہبط انوار الہام و وحی ہے۔ نیز وہ کریم و رحیم رب ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ احکام خلافت کی دل و جان سے پیروی کرنے والی بنے۔ موجودہ تحریک جدید بھی اپنے اندر بے شمار برکات رکھتی ہے میں اس وقت صرف ایک طعام والے نکتے کو لیتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ نے حکیمانہ طور پر صدیوں کے غلام بنی اسرائیل کے علو و استعلا کے لئے یہ نسخہ تجویز فرمایا تھا۔ کہ وہ قوم کچھ عرصہ تک صرف من و سلویٰ پر بسر کرے۔ آج بھی ہماری [illegible] کے لئے غلاموں کے رستگار محمود نے اللہ تعالےٰ سے اذن پا کر تحریک جدید میں اس نسخہ کو [illegible] ہے ہم اپنی بساط بھر اس نسخے کے فوائد کے متعلق غور کریں

یوں تو تاریخ نے اس امر کا مشاہدہ کرایا ہی ہے۔ کہ تہذیب و تمدن کے فروغ کے زمانہ میں انسان اپنی بہت سی فطری خوبیوں کو کھو بیٹھتا ہے۔ عیش و تنعم کی [illegible] جب اندر صلاحیتیں زائل ہو جاتی ہیں مگر محکوم قومیں تو زندگی کی سرگرمیوں سے قطعاً محروم ہو جاتی ہیں آج ہندوستان کے مسلمانوں کا حال ایک طرف تو یہ ہے۔ کہ ان میں ابھی تک دور مغلیہ کے زمانہ انحطاط [illegible] اور طول دسترخوانی کے اثرات باقی ہیں اور دوسری طرف محکومی اور مغربی تہذیب کے اثر کے ماتحت حاکم پرستی اور فیشن کی غلامی ان کی گردنوں میں طوق بن کر حائل ہے۔ جس طرح حضرت موسےٰ و ہارون علیہم السلام یہودی قوم کی اصلاح فرما رہے تھے۔ آج حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء اور ان کے جانشین مسلمانان ہند کی خصوصاً اور اسلامیان عالم کی عموماً اصلاح و ترقی کے لئے مبعوث ہوئے حقیقتاً تحریک جدید تو سارے مسلمانوں کے لئے ہے۔ لیکن چونکہ احمدی اس کے مخاطب اول ہیں۔ اور یہ بھی اسی فضا سے نکلے ہیں۔ لہٰذا ہم پہلے ہی اس نسخہ کو استعمال کر رہے ہیں۔

ایک کھانا کھانے سے اول تو ہم اس بیماری سے شفا پائیں گے۔ جو اواخر دور مغلیہ سے ہمیں ترکے میں ملی ہے دوم جب ہم کھانے کے حریص نہ ہوں گے۔ تو پھر خداوندان تہذیب مغرب کے آستانے پر جبہ سائی کی لعنت سے بھی بچ جائیں گے جب انسان بنیادی ضرورت زندگی پر اقتدار حاصل کرے۔ تو پھر وہ خواہشات و ضروریات کا غلام نہیں رہتا۔ اس کی روح میں استغنا کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ مبارک احساس عزت قومی کی بنیاد بن جاتا ہے۔ ہمارے بیشتر دنیاوی اعمال کا محرک طلب غذا ہے سیاسی تحریکات بھی معاشی ضروریات کے تابع ہیں

اب غور فرمایئے کہ تحریک جدید کی سادگی غذا اور ایک طعام والی شق کتنی اہم ہے۔ چونکہ تحریک جدید کے اندر اقدام و ترقی کی روح ہے لہٰذا استغنا کا منفی پہلو اور معیار زندگی کی پستی ہمارے جوش عمل کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ نفسی حیثیت سے ہم دبتے ہیں۔ ناامیدی کے ساتھ پامال ہو جانے کے لئے نہیں۔ بلکہ امید بھرے دل کے ساتھ پر زور طریقے سے ابھرنے کے لئے۔

درس مساوات

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک گھر کی مالیات اکائی ہے۔ قومی مالیات کی لہٰذا سادگی غذا سے جو گھروں میں کفایت ہوگی وہ قومی بچت ہے۔ اور بچت دراصل ایک صورت ہے آمدنی کی۔

165
Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا تحریکِ جدید کی اور دوسری شقوں کی طرح اس شق سے بھی قومی آمد میں اضافہ ہوگا۔ اور قومی مالیات کی مضبوطی اقدام و ترقی کے لئے بہت ضروری ہے مالیاتی پہلو کے علاوہ سادگیٔ طعام سے قوم کو درسِ مساوات بھی ملتا ہے امیر و غریب کا فرق کم سے کم ہوتا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ امیر اس طرح کبر و نخوت سے بچتے ہیں۔ اور غریب حرص و حسد سے غرض سادگیٔ طعام وحدتِ قومی کو تقویت پہونچاتا ہے۔ اور وحدتِ قومی وُہ نعمت ہے۔ جس سے لاکھوں طلسم کھُلتے ہیں وحدتِ قومی کی استواری کے لئے جزئیات میں وحدت بھی معجزانہ اثر رکھتی ہے دیکھو۔ فوج کے لباس کی وحدت کتنی پُر اثر چیز ہے۔ کھیل میں بھی ایک جیسی یونیفارم ہوتی ہے ؛

ذہنی ترقی

انبیائے کرام اور اولیاء ہمیشہ کم کھاتے۔ اور سادہ غذا استعمال کرتے ہیں۔ ذہنی کام کرنے والے بھی پُر خور نہیں ہوتے۔ سادگیٔ طعام سے یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ اور یکسوئی فکر و غور کے لئے نہایت ہی ضروری شے ہے۔ لہٰذا سادگیٔ طعام ذہنی ترقی میں بھی ممد ثابت ہوتی ہے۔ غرض کہ جسمانی نشوونما۔ اور ذہنی و روحانی ترقی کے لئے سادگیٔ طعام ایک اکسیر ہے۔ فاتح قومیں ہمیشہ اپنے دَورِ ترقی و فتح میں سادہ غذا استعمال کرتی ہیں۔ انبیاء و اولیاء بھی اُس خاص زمانۂ عبادت میں جو انوارِ الہام کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ خاص طور پر قلیل اور سادہ خوراک کھاتے ہیں ؛

ایک نفسیاتی نکتہ

آخر میں ایک نفسیاتی نکتہ لیتا ہوں۔ انسانی دماغ میں مختلف امیال و عواطف انسانی کے لحاظ سے مراکز ہوتے ہیں۔ یہ مراکز مخرج ہوتے ہیں اُن اعمال کے جو ان سے وابستہ ہیں۔ طلبِ غذا کا مرکز شہوات کے مرکز سے ملحق ہے۔ اور مراکز کی قربت کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایک مرکز دوسرے مرکز پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر ارادہ مرکزِ غذا پر حاوی ہوگا۔ تو مرکزِ شہوات بھی ارادہ کے ماتحت ہو جائے گا۔

غرض جب ہم تحریکِ جدید کے ماتحت اپنے کھانے پینے پر اقتدار حاصل کر لیں گے۔ تو دوسرے شہوات بھی ہمارے غلام ہو جائیں گے۔ کھانا پینا ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر ہم تحریکِ جدید کے اس بظاہر معمولی نکتہ سے اغماض کریںگے تو رفتہ رفتہ ہم نفس کے غلام بن جائیںگے اور دوسری نیکیوں سے بھی محروم رہ جائیں گے یہ قطعی علمی بات ہے۔ اور اس کی بنیاد تحقیق شدہ مسائلِ سائنس پر ہے۔ اگر ہم تحریکِ جدید کے طعامِ واحد والے نکتہ کا خیال رکھیںگے۔ تو دوسرے نکتوں پر عمل پیرا ہونے کی بھی توفیق ملے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ دماغ کے ایک مرکز کی اصلاح دوسرے مراکزِ قریبہ پر پورے طور پر اثر کرتی ہے۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ اور یہ تقدیرِ الٰہی ہے ؛

قربانی کا احساس

اس نکتے کا ایک دوسرا ضروری پہلو بھی ہے۔ تحریکِ جدید کے ماتحت ہر کھانے کے وقت قربانی کرنے سے رُوح پر جو غذا سے تقویت حاصل کرتی ہے۔ قربانی کا احساس مضبوط ہوتا جائے گا۔ اور استمراراً احساس ایثار النفس تحت الشعور میں مرتسم ہو جائے گا اور رفتہ رفتہ ایثار کے کام فطری طور پر خود بخود سرزد ہونے لگیں گے۔ نفسیاتی لحاظ سے عادتیں اسی طرح پڑتی ہیں ؛

اب غور فرمایئے۔ کہ جس قوم سے فطری طور پر کارہائے ایثار سرزد ہونے لگیں۔ اس کی ترقیوں کی کیا انتہا ہو سکتی ہے ؛

نہایت اہم فوائد

تیسرا پہلو اس نکتہ کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت چونکہ ایثار کا خیال تحت الشعور میں مرتسم ہو رہا ہے گا۔ لہٰذا خدا ترسی۔ اور تقوےٰ اور احکامِ الٰہی کی پابندی کا خیال بھی نفس کے اندر جگہ پائے گا۔ یہ تحریکِ جدید خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے۔ اسی لئے احمدیہ جماعت ہر کھانے کے وقت جب ایثار کرے گی۔ تو مجموعی طور پر اس کے تحت الشعور میں ایثار۔ اطاعتِ خلیفہ۔ اور خدا ترسی کا خیال مرتسم ہوتا جائیگا اور یہ سب فضائل اخلاق قومی میں داخل ہو جائیں گے۔ اور چونکہ کھانا بنیادی چیز ہے۔ لہٰذا ہر عمل میں قوم کے اندر ایثار۔ اطاعتِ امام۔ اور تقوےٰ جاگزین ہو جائے گا۔ اور قوم کی قوم فطری جوش کے ساتھ ان اخلاقِ کریمہ و عاداتِ فاضلہ پر عمل پیرا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

ہم نعمتِ خلافت کے امین ہیں

جماعت احمدیہ کے لئے تحریکِ جدید کے سارے نکات پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں ہم پر رحمت کے دروازے کھول دیں گی۔ اور بہشت کی خوشبو ہمیں اس دُنیا میں ہی آنے لگے گی۔ اور عنقریب ہمیں یہاں بہشت بھی عطا کی جائے گی۔ خدا کے فضل سے ہم ہی وُہ لوگ ہیں۔ جو دُنیا کی نجات کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ دنیوی نجاتِ عالم بھی ہم سے وابستہ ہے۔ اور دینی نجات بھی۔ ہم دُنیا کے وارث ہوں گے ہم جہانگیر اور جہاندار ہوں گے۔ اور وارثِ فردوس۔ اور خالدین جنت ہم تسخیر ارض کریں گے۔ اور تمکینِ دین۔ ہم خلافتِ الٰہیہ کے اس کے فضل سے حصہ دار ہو چکے۔ اب وُہ وقت قریب ہے۔ کہ ہمارا خوف امن سے بدلا جائے۔ مگر ہم پر ذمہ واریاں بھی سخت ہیں۔ ہم نعمتِ خلافت کے امین ہیں۔ اور ہمیں اس کا حق ادا کرنا ہے۔ نادان نہیں سمجھتے۔ کہ خلافت کیسی رُوح پرور نعمت ہے۔ اے خدا ہماری جماعت کو اپنی امانت کا محافظ بنا۔ اور ہمیں خلیفۂ وقت کی اطاعت و محبت کی توفیق بخش ؛

جماعت احمدیہ کو یہودیوں کے طرزِ عمل سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے خدا تعالےٰ نے انہیں حاکم بنانا چاہا تھا۔ مگر وُہ ساگ اور ستو کے محکوم بن گئے۔ خدائے رحمان اس نسل کی جسمانی۔ ذہنی اور روحانی پرورش و پرداخت کرنی چاہتا تھا۔ مگر وُہ اپنے تمرد و سرکشی سے آوارہ و رسوا ہوئے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ آج اللہ تعالےٰ ہماری محکومی اور پستی کو بھی دُور کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا نبی آیا۔ اور اس کی قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت ہم میں اسی نعمت کی تکمیل کے لئے ہے۔ الحمد للہ۔ ہمیں اس ہارونِ وقت حضرت محمود۔ مفضلِ عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر تحریک پر دل و جان سے لبیک کہنا چاہیئے۔ اور سامری فطرت لوگوں کو ان کے ہر منصوبہ میں ناکام کر دینا چاہیئے تا اللہ تعالےٰ کی رحمتیں ہمارے ساتھ ہوں

اعلان

جو مولوی فاضل پاس امیدوار جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ میں داخل ہونا چاہیں۔ اور اس کے لئے نظارت تعلیم سے وظیفہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں نظارت ہذا میں پرنسپل صاحب کی وساطت سے فوراً اپنی درخواست بھجوا دینی چاہیئے۔ لیکن محض درجہ ثالثہ میں داخل ہونے کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے پرنسپل صاحب سے درخواست کر کے انتظام کرنا چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی بین الاقوامی مشکلات کا حل اسلام میں!

زمانہ حاضرہ میں بین الاقوامی تعلقات کچھ اس قسم کے ہو گئے ہیں۔ کہ دنیا کے کسی گوشے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو۔ تو اس کا اثر تمام عالم پر پڑتا ہے۔ عہد عتیق میں بھی لڑائیاں ہوتی تھیں۔ قومیں قوموں پر چڑھائی کرتی تھیں۔ قتل و غارت کے خونریز ہنگامے بپا ہوتے تھے۔ لیکن ان کا تعلق چند ممالک تک محدود ہونے کی وجہ سے دنیا کا اکثر و بیشتر حصہ تباہ کن نتائج سے محفوظ رہتا تھا۔ لیکن فی زمانہ سائنس کی نت نئی ایجادات نے بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت کو اس قدر بدل دیا ہے کہ اب کوئی معمولی سا واقعہ بھی دنیا بھر کو آتش جنگ کی لپیٹ میں لانے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اسی لئے آج دنیا کا امن برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا کی تمام حکومتیں بالخصوص تہذیب جدید کی علمبردار سلطنتیں دیانت اور خلوص کے ساتھ اہلِ عالم کو جنگ کی ہلاکت آفرینیوں سے بچائیں۔

بربریت کے مظاہرے

لیکن جس ماحول میں مغربی حکومتیں پرورش پا رہی ہیں۔ وہ نہایت مایوس کن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی حکومتیں بجائے امن عالم کی کوئی تدبیر کرنے کے ذاتی اغراض کے پیش نظر وحشت اور بربریت کے خونین مظاہرے کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ کہیں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور ان کو تہذیب و تمدن سے بہرہ ور کرنے کے پر از فریب دعوے کی آڑ میں کمزور اور بے کس ممالک پر ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ کہیں مزدور اور سرمایہ دار کے نام پر خون بہایا جا رہا ہے کہیں اشتراکیت اور فسطائیت باہم دست و گریبان ہیں۔ غرض اہلِ یورپ کے جذبۂ خود غرضی نے بین الاقوامی تعلقات کی کشیدگی کو اتنا نازک بنا دیا ہے۔ کہ دنیا کا امن ہر لمحہ خطرہ میں ہو گیا ہے۔ افق عالم پر جنگ کے مہیب بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور خدا جانے کس وقت اہلِ عالم کو بھک سے اڑا دینے والے مادے میں چنگاری پڑ جائے۔

دنیا کے لئے مکمل ہدایت نامہ

قرآن مجید دنیا کے لئے کامل ترین اور آخری ہدایت نامہ ہے۔ جو خالق ارض و سماء نے بنی نوع انسان کی راہ نمائی کے لئے نازل فرمایا۔ گویا بالفاظ دیگر اس میں ان تمام انفرادی اور قومی مشکلات اور ضروریات کا مکمل حل موجود ہے۔ جو بنی نوع انسان کو تا قیامت پیش آنے والی تھیں۔ چنانچہ زمانۂ حاضرہ کی تمام مذہبی اقتصادی اور سیاسی مشکلات میں فرقان حمید ہماری پوری پوری راہ نمائی کرتا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے متعلق بھی فرقان حمید نے ایسے زریں اصول بیان فرمائے ہیں۔ جن کو اگر آج مدبرین یورپ اپنے لئے مشعل ہدائت بنا لیں۔ تو یقیناً دنیا امن و عافیت کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ میں انہی اصول کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ملکی معاملات میں کشیدگی کی وجوہات

قرآن مجید نے اس مسئلہ کو صرف سطحی طور پر نہیں دیکھا۔ بلکہ ان بنیادی نقائص کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو بین الاقوامی کشیدگی کا اصل محرک ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر بنظر تعمق ان اسباب و علل پر غور کیا جائے، جن کی وجہ سے ملکی معاملات میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے تو مندرجہ ذیل اخلاقی کمزوریاں ہر ملک میں نظر آئیں گی۔ (۱) ہر قوم میں قومی برتری اور دوسری اقوام کو حقارت سے دیکھنے کا جذبہ بسرعت بڑھ رہا ہے۔ اپنی قوم کی بہبودگی کے لئے ہر قسم کے مکر و فریب ظلم و خیانت حتٰے کہ کشت و خون کو بھی جائز بلکہ مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ (۲) مختلف حکومتوں کو یہ یقین ہے کہ انکے ہر اقدام پر ان کی قومیں محض اس لئے کہ وہ انکی حکومتیں ہیں ان کی مدد کریں گی۔ اسی طرح مختلف اقوام ہر اس جائز و ناجائز اقدام پر جو ان کی حکومتیں خارجی معاملات میں اٹھائیں ان کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں اور ایسے معاملات میں قومی بہتری کو دنیا کی بہبودگی پر بہر صورت ترجیح دی جاتی ہے (۳) طمع اور حرص کم و بیش ہر قوم اور حکومت میں پائی جاتی ہے۔ اسی لئے جو ملک بھی ذرا طاقت پکڑ جاتا ہے کمزور ممالک کو ہڑپ کرنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔

قرآنی تعلیم

یہ وہ اخلاقی کمزوریاں ہیں جو موجودہ بین الاقوامی ناچاقی کا اصل باعث ہیں قرآن مجید نے ان نقائص کو نہائت عمدگی اور پُر حکمت الفاظ میں دور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ قومی برتری کے خیال کو رد کرتا ہوا فرماتا ہے لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منھم (حجرات ع ۲) یعنے کوئی قوم دوسری قوم کو حقیر نہ سمجھے شائد وہ کل کو اس سے اچھی ہو جائے پھر فرماتا ہے تلک الایام نداولھا بین الناس (آل عمران ع ۱۴) یعنے یہ دن ترقی اور تنزل کے بدلتے رہتے ہیں۔ ایک قوم جو ترقی کی طرف جا رہی ہو۔ دوسری قوموں کو حقیر سمجھ کر فساد کا بیج نہ ڈالے۔ کہ کل شائد اس کی بھی باری آ جائے جیسے آج حقیر سمجھا جا رہا ہے اگر آج دنیا قومی برتری کے خیالات کو چھوڑ کر قرآن مجید کی اس تعلیم کے مطابق وسیع النظری پیدا کرے۔ اور اس حقیقت کو سمجھے۔ ہم سب ایک ہی جنس ہیں۔ اور ترقی و تنزل ہر قوم کے ساتھ لگا ہوا ہے تو دنیا کے بیشتر جھگڑوں اختلافات اور مناقشات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

قومی تعصب

دوسری اخلاقی کمزوری وہ قومی تعصب ہے جسکی وجہ سے جب اپنی قوم کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو سب لوگ بلا غور کرنے کے ایک آواز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ کہ اگر ہماری حکومت کی غلطی ہے۔ تو ہم اسکو سمجھائیں اسلام نے ایک چھوٹے سے فقرہ میں نہائت پُر حکمت طور پر اس کمزوری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ انصر اخاك ظالماً او مظلوماً یعنے تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم مدد کر مظلوم کی اس طرح کہ اسے دوسروں کے ظلم سے بچا۔ اور ظالم کی اس طرح کہ تو اس کو ظلم کرنے سے بچا۔ دیکھئے کیا لطیف پیرایہ میں حب الوطنی اور حب الانسانیت کے جذبات کو جمع کر دیا ہے۔ اس تعلیم کے ماتحت جب کوئی شخص اپنی قوم کو دوسری اقوام پر ظلم کرنے سے روکتا ہے۔ تو وہ حب الوطنی کے منافی کوئی حرکت نہیں کرتا۔ کیونکہ اپنے ملک و ملت کو ظلم کے بدنما دھبہ سے بچانا سراسر حب الوطنی ہے۔ اور پھر ساتھ ہی وہ حب الانسانیت کے نہائت مقدس فرض کو بھی ادا کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ "خود زندہ رہو اور دوسروں کو زندہ رہنے دو"

طمع اور حرص

تیسری اخلاقی کمزوری وہ طمع اور حرص ہے۔ جس کے ماتحت دشمن سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ قرآن مجید اس کے متعلق دو حکم دیتا ہے۔ اول ارشاد فرماتا ہے۔ ولا تمدن عینیك الی ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربك خیر و ابقیٰ (طٰہٰ ع ۸) اے مسلم تو اپنی آنکھوں کو دنیاوی منافع کی طرف جو تمہارے سوا دوسری اقوام کو ہم نے دئیے ہیں۔ تاکہ ان کے اعمال کی آزمائش کریں اٹھا اٹھا کر نہ دیکھ اور تیرے رب نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہی تیرے لئے اچھا ہے اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔ اور جو دوسری اقوام سے جبر و استبداد کر کے مال لوگے۔ تو وہ نفع نہیں دیگا۔ اور نہ قائم رہے گا

طمع اور حرص کے باعث ایک دوسرے سے ناجائز فوائد حاصل کرنے کا ایک باعث آپس کی دشمنیاں بھی ہوتی ہیں۔ کسی قوم سے کسی وقت اگر کوئی تکلیف پہنچی ہو تو پھر باوجود اس کے کہ صلح بھی ہو جاتی ہے۔ اور بظاہر معاملہ رفع دفع ہو جاتا ہے۔ قومی مغائرت اور نفرت دل میں رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر ممکن طریق سے ایک دوسرے کو کمزور کرنے اور ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلام ایسی عداوتوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ مومنین کو مخاطب کرتا ہوا فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ ع۲) اے مومنو! اپنے تمام کاموں کو خدا کے لئے کرو۔ اور دنیا میں انصاف سے معاملہ کرو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ اکسا دے کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو۔ تم بہرحال انصاف کرو۔ یہ بات تقوےٰ کے مطابق ہے۔ اللہ تعالےٰ کو ہی اپنی ڈھال بناؤ۔ اللہ تعالےٰ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

مجلس امن کا قیام

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے جو احکام صادر فرمائے۔ ان کے ماتحت کوئی حقیقی مسلمان حکومت بین الاقوامی تعلقات کو بگاڑنے کا موجب نہیں بن سکتی کیونکہ مسلمان کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دوسری اقوام کے مالوں اور حکومتوں کی طرف کبھی طمع کی نگاہ نہ ڈالے۔

یہ تو وہ اخلاقی اصول ہیں۔ جو بین الاقوامی کشیدگی کو بڑی حد تک روک سکتے ہیں۔ لیکن عین ممکن ہے۔ کہ باوجود ان تعلیمات پر عمل کرنے کے بعض امور میں آپس میں حکومتوں کی ناچاقی ہو جائے۔ اور جنگ ناگزیر ہو جائے۔ اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک ملک اسلام کے بتائے ہوئے ان سنہری اصول کو فراموش کر کے بین الاقوامی تعلقات کو بگاڑ دے امن عامہ کو بحال رکھنے کے لئے کیا کیا جائے؟ اسلام ان حالات میں ایک ایسی مشترکہ مجلس کے قیام کا حکم دیتا ہے۔ جو تمام حکومتوں کی نمائندہ انجمن ہو۔ اور جو عدل و انصاف کے ساتھ ملکوں سے باہمی قضیوں کا فیصلہ کرے۔ ایسی مشترکہ مجلس کا نامکمل سا خاکہ آج ہم لیگ آف نیشنز کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ جسے گزشتہ محاربۂ عظیمہ کی خوفناک تباہ کاریوں سے متاثر ہو کر یورپ کے ارباب سیاست نے قائم کیا ہے۔ لیکن اس مجلس اقوام میں بہت سی ایسی خامیاں اور نقائص ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ مجلس آج ایک جسد بے جان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ آج دنیا میں قیام امن کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ اسلام کے مقرر کردہ اصول کے مطابق لیگ آف نیشنز بنائی جائے۔ کیونکہ یہ نہایت ہی احسن طریق سے ان تمام مشکلات کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ جن میں موجودہ لیگ آف نیشنز قطعاً ناکام رہی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید ایسی مشترکہ مجلس کی تشکیل کا حکم دیتا ہوا فرماتا ہے۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما ج فان بغت احداھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٓء الیٰ امر اللہ ج فان فآءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ط ان اللہ یحب المقسطین (حجرات ع۱)

یعنی اگر مسلمانوں میں سے دو قومیں آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان کی آپس میں صلح کرا دو۔ یعنی دوسری کا فرض ہے کہ وہ دخل دے کر ان کو جنگ سے روکیں اور جو وجہ جنگ کی ہو۔ اس کو مٹا کر ہر ایک کو اس کا حق دلا دیں۔ لیکن اگر باوجود مفاہمت کی ہر ممکن کوشش کے ایک قوم باز نہ آئے۔ اور دوسری قوم پر حملہ کر دے اور مشترکہ مجلس کے فیصلہ کو رد کر دے تو اس صورت میں زیادتی کرنے والی قوم سے دوسری تمام اقوام متحد ہو کر لڑیں۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ یعنی ظلم کا خیال چھوڑتے ہوئے مشترکہ انجمن کے سامنے سر تسلیم خم کر دے پس اگر وہ ظلم سے باز آ جائے۔ تو ان دونوں قوموں میں پھر صلح کرا دو۔ مگر دیکھنا انصاف عدل اور مروت کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ کیونکہ تمہارا رب انصاف کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

اس آیت میں بین الاقوامی صلح کے قیام کے لئے مفصلہ ذیل لطیف گُر بتائے گئے ہیں۔ اول جب دو قوموں میں تصادم کے آثار نمودار ہوں۔ تو فوراً دوسری تمام اقوام بجائے ایک یا دوسری کی طرفداری کرنے کے ان دونوں کو متنبہ کر دیں کہ وہ قوموں کی نمائندہ مجلس سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں۔ اگر وہ منظور کر لیں۔ تو جھگڑا مٹ ہی جائے گا لیکن اگر ان میں سے ایک نہ مانے اور لڑائی پر آمادہ ہو جائے تو اس صورت میں دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ تمام قومیں متحد ہو کر اس سے لڑیں۔ ظاہر ہے۔ کہ خواہ اس کو اپنی طاقت پر کتنا ہی گھمنڈ ہو۔ لیکن تمام قوموں کی متحدہ طاقت سے مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اور جلد یا بدیر وہ صلح پر آمادہ ہونے پر مجبور ہو جائیگی پس جب وہ صلح کے لئے طیار ہو جائے تو تیسرا قدم یہ اٹھاؤ۔ کہ بجائے اپنے آپ کو بھی فریق مخالف بنا کر خود اس سے معاہدات کرنے کے ان دونوں قوموں کی اس جھگڑے میں صلح کرا دو۔ جو ان کی باہمی کشیدگی کا اصل محرک ہوا تھا عام طور پر ایسے مواقع پر جبکہ فریقین صلح پر آمادہ ہوں اپنی طرف سے نئے نئے مطالبات اور معاہدات پیش کر کے حالات کو بد سے بدتر بنا دیا جاتا ہے حالانکہ اس وقت اس قسم کی حرکات کرنا دائمی فساد کو دعوت دینا ہوتا ہے۔

چوتھا امر جس کی طرف خدا تعالےٰ نے توجہ دلائی ہے۔ یہ ہے کہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو۔ یہ نہ ہو کہ چونکہ ایک فریق مخالف ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے خلاف فیصلہ کر دیا۔ بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو ثالثوں ہی کی صف میں رکھو۔ اور جنبہ داری سے بالاتر ہو کر فیصلہ کرو۔

دراصل وہی لیگ کامیاب ہو سکتی ہے۔ جو فرقان حمید کی ان ہدایات کے مطابق عمل کرے۔ موجودہ لیگ آف نیشنز اگر اپنے مقصد میں ناکام رہی ہے۔ تو اسی وجہ سے کہ اس کو بنانے والے مدبرین نے قرآن مجید کی پیش فرمودہ تجاویز سے اختلاف کیا۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ تمام اقوام کا ایک متحدہ معاہدہ ہونا چاہیئے۔ جو قوم اس کی خلاف ورزی کرنے پر آمادہ نظر آئے اس سے بنوک شمشیر اس معاہدہ کو منوانا چاہیئے لیکن ان دنوں مختلف حکومتیں آپس میں سمجھوتے کر لیتی ہیں اور اسی لئے جنگ کے ایام میں کوئی متحدہ قدم اٹھایا نہیں جا سکتا۔ قرآن مجید کا منشاء ہے۔ کہ جنگ کے بعد دو متحارب قوموں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دی جائے لیکن یہاں جنگ کے بعد شکست خوردہ قوم کے حصے بخرے کئے جاتے ہیں۔ اور ذاتی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ غرض کیا یہ اسلام کے کامل ترین مذہب ہونے کا ناقابل تردید ثبوت نہیں ہے کہ آج سے تیرہ سو سال قبل قرآن مجید نے بین الاقوامی تعلقات کے متعلق جو زرین اصول بتائے تھے۔ تہذیب جدید کے علمبردار جو اپنے عقل و فہم کے بل بوتے پر خدا اور مذہب کو خاطر تک میں نہیں لاتے۔ آج تک ان کی تہ تک نہ پہنچ سکے اس بات کا عملی ثبوت کہ قرآن مجید کے احکام کے مطابق ہی بننے والی لیگ بین الاقوامی کشیدگی کا خاتمہ کر سکتی ہے مستقبل دیگا۔ جبکہ قوموں کی قسمت کی باگ ڈور خداوند عالم جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں دے گا۔ اور پھر ایک ایسی مجلس اقوام کی بنیاد رکھی جائیگی جو حقیقتاً دنیا کے تمام فسادات اور مناقشات کو صلح امن اور سلامتی میں بدل دیگی۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہماری زندگیوں میں ہی ہاں ہماری ہی قربانیوں کے نتیجہ میں ایسا مبارک دن ہمیں نصیب ہو۔

خاکسار۔ خورشید احمد بھاٹی گیٹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

جاوا میں تبلیغ احمدیت

ماہ جون کے نصف حصہ میں جماعت ہائے احمدیہ جاوا کی کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ جس میں جماعتوں کے لئے قوانین تجویز کئے گئے۔ اور پھر ان کا اردو میں ترجمہ کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا۔ تا حضور کی منظوری حاصل کی جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام جماعتیں جوش کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہیں۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

ہر جماعت میں کافی تعداد بچوں کی ہے۔ جن کو جماعت کے نظام کے ماتحت دینی تعلیم دی جاتی ہے اور جیسا کہ مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اب گاروت میں ۵۰ کے قریب لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد ہے جنکو کلب کے لئے ان کو قرآن مجید کی تعلیم دیجاتی ہے اسی طرح اب بوگر میں بھی ۲۰ کے قریب بچوں کی تعداد ہے جن کو تعلیم دی جاتی ہے بتاویا میں ۶۰ کے قریب بچوں کی تعداد ہے جن کو دینی تعلیم جماعت کے نظام کے ماتحت دیجا رہی ہے اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ان بچوں میں کثر تعداد غیر احمدیوں کے بچوں کی ہوتی ہے اسی طرح تمام جماعتوں میں کتب حضرت مسیح موعودؑ

درس

اس ماہ میں جماعت بتاویا میں میں نے ہر روز بعد نماز مغرب ایک گھنٹہ درس دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا ترجمہ ملایا میں سنایا۔ پچھلے ایام میں دو کتب کا درس دیا گیا تھا۔ یعنی کشتی نوح اور نشان آسمانی کا۔ اب ایک اور کتاب ختم کی گئی ہے۔ اسی طرح مولوی عبد الواحد صاحب جماعت گاروت میں آئینہ کمالات اسلام کا ترجمہ سناتے ہیں۔ اس ماہ میں بتاویا میں دو تبلیغی لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ پہلا لیکچر پیشگوئیوں پر دیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند پیشگوئیاں جو کہ پوری ہو چکی ہیں بیان کیں۔ دوسرا لیکچر خاص طور پر احباب جماعت کے لئے "اصلاح اعمال" کے متعلق دیا۔ یہ لیکچر تقریباً ۲½ گھنٹے جاری رہی۔ ان لیکچروں میں احباب جماعت تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب "منہاج الطالبین" کا مفہوم عام فہم طریقہ سے پہنچایا۔ علاوہ ازیں انفرادی طور پر بھی تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔

نومبائعین

اس ماہ میں ۱۳ احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کی۔ اور کل رات میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے "جی آمسن" کے ایک معزز صاحب جو کہ عمر رسیدہ ہیں۔ حضور کی بیعت میں داخل ہوئے۔

جماعت گاروت نے بھی اپنی مسجد بنانی شروع کر دی ہے۔ جس کا بنیادی پتھر ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء کو مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے رکھا۔ جماعت بوگر کی تبلیغی کوششوں سے دو تین اصحاب سلسلہ کے نہایت ہی قریب آ چکے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی بیعت کر لیں گے۔

برادرم مولوی عبد الواحد صاحب کا جاوا کا دورہ کرنے کا ارادہ تھا تا دیگر علاقہ میں بھی پیغام حق پہنچایا جائے۔ انشاء اللہ اگست میں دورہ شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

ایک مخلص احمدی خاتون

جماعت بتاویا کی ایک مخلص احمدی خاتون اہلیہ حاجی ساریبان صاحب نے اپنے خرچ پر ایک احمدی نوجوان مسٹر احمد سنوسی کو قادیان بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ تاکہ وہ کم از کم ۵ سال کا عرصہ گذار کر احمدیت کی تعلیم حاصل کرے۔ اور پھر اس صداقت کو جزیرہ جاوا میں پھیلائے۔ یہ خاتون مالی لحاظ سے سلسلہ کی عام طور پر اور جماعت بتاویا کی خاص طور پر مدد فرماتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

طالب دعا:۔ ملک عزیز احمد مجاہد جاوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں!

راولپنڈی کے مناظرہ میں غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پیغامی مناظر مولوی اختر حسین صاحب نے اخبار بدر یا الحکم کا ایک حوالہ پیش کر کے بیان کیا۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

جو حوالہ پیغامی مناظر نے پیش کر کے پبلک کو دھوکہ دینا چاہا۔ اسی حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی ایسے ہی لوگوں کو مغالطہ لگا اور لوگوں کے خطوط حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف آئے کہ کیا غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے۔ تو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ حوالے دکھائے جن سے آج کل اہل پیغام ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایسے میں اس کے متعلق حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے مضمون مندرجہ اخبار الحکم ۳۰ نومبر و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء سے ضروری اقتباس نقل کرتا ہوں۔ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جائے۔

"اگرچہ بارہا یہ بات صاف کی گئی ہے کہ کسی شخص کے پیچھے ہماری جماعت کو نماز میں اقتدا نہیں چاہئیے جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے بیعت کی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ بعض ناتمام اور خام طبیعتیں اس تلاش میں رہتی ہیں۔ کہ ان کے لئے کوئی سوراخ نکل آئے۔ جس میں وہ اس مرد آزما میدان سے بھاگ کر پناہ لیں۔ بزدلی اور نفاق کی عادت ہمیشہ سے اسی طرز پر جاری ہے۔ کہ بھیڑوں کی طرح چھپنے بہانے رہیں۔ اس لئے کہ مختلف رنگ کے انقلابات اور نئی نئی تحریکات کے وقت حسب حال سوراخ میں پوشیدہ ہو جائیں۔ سیاسی اور ملکی امور میں تو ایک حد تک یہ باتیں چل جاتی ہیں۔ مگر نبوتوں کی توجہ شروع سے اسی امر کی طرف مصروف رہتی ہے۔ کہ نفاق اور بزدلی کو اپنے مقدس احاطہ سے خارج کر دیں ..... ہمارے زمانہ میں اگرچہ بعض پیشگوئیوں نے بدفطرت حیلہ بازوں اور منافقوں کے رد کرنے اور روکنے کے لئے دور باش کا کام دیا ہے۔ مگر جیسا اس امتحان اور ابتلاء نے مفید کام کیا ہے اس سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ اسی وقت سے جب سے یہ حکم ہوا اور خدا تعالیٰ کی وحی سے ہوا کہ کوئی احمدی غیر مبایع کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ اکثر طبیعتوں کو اسی طرح شاق معلوم ہوا (جس طرح کہ اہل پیغام کو۔ ناقل) جس طرح شدت حر میں مدینہ کے ٹھنڈے سایہ اور ٹھنڈے پانی کو چھوڑ کر مرد آزما سفر کرنا ان بعض پہلے لوگوں کو ناگوار گذرا۔ رفتہ رفتہ سعید فطرتوں نے اس تلخ پیالہ یا موت کے پیالہ کو خوشی سے پی لیا۔ اور ایک وقت کے بعد وہ بول اٹھے کہ سبحان اللہ یہ تو بڑا ہی شیریں اور خوشگوار شربت تھا۔ ہمارے سو منہوں کی خرابی کی وجہ سے ہمیں پہلے پہل تلخ معلوم ہوا۔ لیکن باوجود اس کے بعض طبیعتیں اس کی ضرورت محسوس کرتی رہیں اتنی بات سے قطعاً کٹ جانے کی لعنت سے تو وہ محفوظ رہے۔ مگر وہ جب اٹھنے کی کوشش کرتے ان کے پاؤں اس کے بوجھ سے لڑکھڑا اٹھتے۔ وہ ہمیشہ اس تاک میں رہتے کہ یہ حکم کسی طرح کوئی ایسا رنگ پکڑے جس سے ان کی خواہش پوری ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

167

وہ احمدی بھی رہیں۔ اور اپنی رسم و عادت یعنی قوم کو بھی نہ چھوڑیں یہی وجہ ہے۔ کہ وہ باوجود اس کے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے صاف ناطق الفاظ میں یہ حکم دیا۔ (یعنی غیر احمدی کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہوسکتی ناقل) مگر خبیث استنباط اور موذی استدلال کسی نہ کسی سوراخ سے سر نکالتا رہا۔ (جیسا کہ آج کل اہل پیغامی سر نکال رہے ہیں۔) چنانچہ البدر نمبر ۱۴ و ۲۴ وغیرہ میں اگرچہ کمزور استدلال کے رنگ میں ہمارے دوست نے غیر مبائع کے پیچھے نماز کے جواز کا مسئلہ نکالا۔ اور اگرچہ وہ منصوص اور ناطق حکم کے رنگ میں بھی نہ تھا۔ پھر بھی میرے پاس خطوط اس مضمون کے آنے شروع ہوگئے۔ کہ کیا یہ درست ہے۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے ہماری نماز درست ہے۔ میں نے جب دیکھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ سیلاب ٹیلوں سے گزر جائے عصر کی نماز کے وقت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اخبار البدر میں ایسا لکھا گیا ہے۔ آپ نے بڑے جوش سے فرمایا۔ کہ میرا وہی مذہب ہے۔ جو ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ کسی غیر مبائع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں۔ نماز نہ پڑھو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہے۔ تو وہ بھی مکذب ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تمحیص اور تمیز کر دے۔ میں نے (یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ناقل) یہ امر سن کر باآواز بلند حاضرین کو کہا سن لو۔ اب یہ بات بڑی صفائی سے پھر طے ہوگئی۔ پھر پوچھ لو۔ پھر پوچھ لو۔ حضرت اقدس تشریف رکھتے ہیں۔ آئندہ کسی کو خلاف کرنے یا کہنے کی کوئی وسعت نہ رہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی صفائی سے آخر تک اِس نزاع کا فیصلہ کر دیا۔ ولِلّٰہ الحمد۔" خاکسار عنایت اللہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اولپنڈی

سندھ میں تبلیغ احمدیت

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جون سنہ ۱۹۳۷ء

تبلیغ بذریعہ مبلغین

مولوی محمد صالح صاحب اپنی پندرہ روزہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں دس مقامات کا دورہ کیا گیا۔ کل آٹھ لیکچر دیئے۔ ایک مناظرہ اور ایک غیر احمدی مولوی سے ۳ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا گیا۔ روزانہ تین چار گھنٹے تبلیغ کی جاتی رہی۔ بعض غیر احمدی رؤساء سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی اور کتب سلسلہ مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ ۵ کس داخل سلسلہ ہوئے۔ انفرادی طور پر تقریباً دو صد دیہاتی معززین کو تبلیغ کی گئی۔ مولوی صاحب نے اس دورہ میں چندہ کی وصولی اور جماعتوں کی تربیت کا بھی سرگرمی سے کام کیا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ مولوی صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے کوٹ احمدیاں میں لڑکیوں کا سکول جاری کر رکھا ہے۔ ۳۰ کے قریب بچے پڑھتے ہیں مولوی صاحب کی اہلیہ خوب محنت سے بچوں کی تربیت کر رہی ہیں۔

مولوی محمد مبارک صاحب نے ۱۶ مقامات کا دورہ کیا جن میں ۱۱ دیہات خالصتہً غیر احمدیوں کے ہیں۔ بعض جماعتوں میں درس قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا گیا۔ اور افراد جماعت کے تربیتی پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا۔ ۴۶ غیر احمدی معززین سے مل کر تبلیغ کی گئی۔ اور چھ تقریریں کی گئیں۔

سیکرٹریان تبلیغ کی رپورٹوں کا خلاصہ

سکھر۔ تعداد انصار اللہ ۵۔ تین مقامات انصار اللہ کے زیر تبلیغ رہے۔ اس ماہ میں ۲۵۰۰ سندھی میں ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ ان چند ماہ میں علاوہ اردو انگریزی ہندی گورمکھی ٹریکٹوں کے جو مرکز کی طرف سے بھیجے گئے۔

مقامی جماعت نے سندھی زبان میں تقریباً ۱۱۵۰ ٹریکٹ شائع کئے۔ ۱۴۰ کس خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ ماہ جون خاص طور پر تبلیغی سرگرمیوں میں صرف ہوا شروع جون میں آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ انہوں نے جب اعلان کیا۔ کہ دوسرے دن اسلام پر اعتراضات کریں گے۔ تو ہماری طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں آریوں کو تحریری طور پر سوال و جواب کی دعوت دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے پروگرام میں تبدیلی کر لی۔ اور نہایت احتیاط سے چند ایک ضمنی باتوں کے سوا اسلام کے خلاف لب کشائی سے باز رہے تیسرے دن انہوں نے اشتہار شائع کیا کہ چھ اور سات بجے شام کے درمیان ہر سائل کو ازالہ شکوک کا موقعہ دیا جائے گا۔ مگر جب ہم نے وقت دیئے جانے کا مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اُن کے اس انکار سے پبلک پر اتنا اثر ہوا۔ کہ بعض ہندو بھی یہ کہتے جاتے تھے۔ کہ آریہ سماج ہر سال اس قسم کا اعلان کرتی ہے۔ مگر احمدیوں کو وقت نہیں دیتی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیوں کے دلائل کا آریہ سماج مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ۱۳ جون رو ہڑی میں عطاء اللہ بخاری نے جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بد زبانی کی۔ دوران تقریر میں عطاء اللہ نے خود کہا۔ کہ پہلے ہم سرکار سے بگاڑ رکھتے تھے۔ مگر اب ہم نے سرکار سے دوستی لگائی ہے۔ عطاء اللہ کی سکھر میں آمد سے پیشتر ہم نے ایک "اشتعالہ شرفاء سے اپیل" شائع کیا۔ جس میں ہم نے پبلک پر واضح کر دیا۔ کہ عطاء اللہ چونکہ احمدیوں کے خلاف عوام کو بھڑکانے اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کو گالیاں دینے کا عادی ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ شرفاء امن کی خاطر اسے روک دیں۔ ورنہ ہم اخلاق اور قانون کی حدود کے اندر رہ کر جوابی کارروائی کے لئے مجبور ہوں گے۔

۱۹ جون کی تقریر میں عطاء اللہ نے نہایت نازیبا حرکات کیں۔ جس کے نتیجہ میں پبلک کو یقین ہوگیا۔ کہ احمدیوں کا اشتہار حقیقت پر مبنی تھا۔ نیز ہمارے زیر تبلیغ غیر احمدی اصحاب کو جو یہ خیال تھا۔ کہ شائد عطاء اللہ ایسی علمی تقریر کریگا جس سے احمدیہ عقائد کی تردید ہو۔ بالکل دور ہوگیا۔ بلکہ وہ لوگ احراری اخلاق سے بے حد متنفر ہوگئے۔ یہاں تک کہ یہاں کی نام نہاد مجلس احرار کے سیکرٹری کو پبلک کو خوش کرنے کی غرض سے اور مقامی پولیس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مجلس احرار کی سیکرٹری شپ اور کانگریس کی ممبری سے استعفٰی دینا پڑا۔

ہم نے عطاء اللہ کے جملہ اعتراضات کا جواب شائع کر دیا ہے جسکا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ احرار اس کا رد شائع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ دلائل اس قدر ٹھوس ہیں۔ کہ کوئی معقول انسان رد لکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لوگوں نے احرار کو جواب الجواب شائع نہ کرنے کی وجہ سے بہت شرمندہ کر رکھا ہے۔ سنا گیا ہے۔ لوگوں کے طعنوں سے تنگ آکر احرار نے ایک ٹریکٹ چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔

بالکل مفت دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

رسالہ زندہ موت

مفت حاصل کرنے کیلئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسماعیل نمبر ۲۹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

محمود آباد فارم:- تعداد انصار اللہ ۲۳ عرصہ زیر رپورٹ میں دو اجلاس ہوئے ۵۴ کس زیر تبلیغ ہیں۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ الحمد للہ

کوٹری:- تعداد انصار اللہ ۱۳ انفرادی طور پر احباب نے تبلیغ کی۔ ۹۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ۶۵ کس زیر تبلیغ ہیں۔

کوٹ احمدیاں:- سات دیہات خاص طور پر زیر تبلیغ رہے ہندؤں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ ایک مناظرہ بھی ہوا۔ دوست مستعدی سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔

پٹیارہ:- مختلف مقامات کے دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ایک دوست کو کشتی نوح مطالعہ کے لئے دی گئی ان پر اچھا اثر ہے۔

کمال ڈیرو:- ماسٹر محمد اپریل صاحب نے لاڑکانہ کے چند مولویوں سے سوال کیا۔ کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں یا غیر معصوم۔ مولویوں نے کہا سوائے حضرت یحیٰ علیہ السلام کے باقی سب غیر معصوم ہیں مگر جب ماسٹر صاحب نے ان کے قول پر روشنی ڈالی۔ تو وہ شرمندہ ہو گئے۔

اسی طرح صوبو ڈیرو کے ایک ماسٹر صاحب اور ایک ہیڈ ماسٹر صاحب سے ماسٹر محمد اپریل صاحب نے کامیاب تبادلہ خیالات کیا۔

کنڈیارہ کے غیر احمدیوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ مگر اب شرائط طے کرنے سے کتراتے ہیں۔

موضع متن سے حکیم ملک امیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کل تعداد انصار اللہ ۹۔ انصار اللہ کا ایک جلسہ ہوا۔ ۹ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۹ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ۲۵ کس زیر تبلیغ ہیں پہلے یہاں غیر احمدی مولوی احمدیوں کو وعظ سنانے آیا کرتے تھے۔ مگر اب احمدیوں کے بلانے کے باوجود ادھر منہ نہیں کرتے۔

خاکسار:- محمد حسین خان پراونشل سکرٹری تبلیغ صوبہ سندھ۔ از داری ترڈ سکھر

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں اس ٹرم کے لئے جو ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگی۔ چند خالی آسامیوں کے واسطے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مقامی حکومت کی سفارش پر ہز ایکسی لینسی کمانڈر انچیف طلبا کو نامزد کریں گے۔ پنجاب کے درخواست کنندگان ایک سیلیکشن بورڈ (مجلس انتخاب) جس کے صدر ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر ہونگے کے روبرو یکم نومبر ۱۹۳۷ء کو بروز دوشنبہ گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں پیش ہونگے۔

محولہ بالا مجلس انتخاب کے روبرو پیش ہونے کی غرض سے درخواستیں اسی ضلع کے جہاں درخواست کنندہ عام طور پر سکونت رکھتا ہو۔ ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے ایسی تاریخوں پر پیش کی جائیں۔ کہ وہ پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جائیں۔ اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا درخواست کے نمونے اور ہر قسم کی مزید واقفیت متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہوسکتی ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات ہونی چاہئیں

(الف) عمر کے متعلق سارٹیفکیٹ

(ب) ایک تحریری اقرارنامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں اس مضمون کا کہ میں ہندوستانی فوج ایئر فورس یا رائل انڈین نیوی میں ملازمت کو درخواست کنندہ کا مستقل پیشہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(ج) ایک تحریری اقرارنامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں اس مضمون کا کہ مجھے مقررہ فیس کی مقدار کے متعلق علم ہے۔ اور میں مقررہ فیس ادا کرسکتا ہوں۔ اور ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(د) ایک تحریری اقرارنامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ درخواست کنندہ غیر شادی شدہ ہے۔ اور جب تک وہ کالج میں رہے گا۔ اور بعد ازاں جب تک وہ انڈین ملٹری اکاڈمی۔ رائل ایر فورس کالج کرنیول یا رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے لئے تعلیمی نصاب مکمل نہیں کرے گا۔ شادی نہیں کرے گا۔

درخواست کنندگان کی عمر کم سے کم گیارہ سال ہونی چاہئیے۔ مگر ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو ۱۲ سال سے کم ہونی چاہئیے۔

جن درخواست کنندگان کو سیلیکشن بورڈ منتخب کرے گا۔ ان کا ۲ نومبر ۱۹۳۷ء کو انڈین ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں طبی معائنہ کیا جائیگا۔

یہ کالج بیشتر ان ہندوستانی یا اینگلو انڈین نوجوانوں کے لئے ہے۔ بعد ازاں ہندوستان کی بری افواج انڈین ایئر فورس یا رائل انڈین نیوی میں کمیشن حاصل کرنے کی غرض سے کسی کیڈٹ کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور ان صیغوں میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنا مستقل پیشہ بنانے کے خواہشمند ہوں۔ ایسی جماعت کے طلبار کالج میں رعایتی فیس پر داخل کئے جاتے ہیں اگر اس جماعت کے کسی ایک ٹرم کے لئے درخواست کنندگان کی اتنی تعداد اس ٹرم کے متعلق خالی آسامیاں پر کرنے کے واسطے ناکافی ہو تو ایسے درخواست کنندگان جو محولہ بالا صیغہ جات میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنی زندگی کا مستقل پیشہ بنانا نہیں چاہتے وہ اتنی رقم ادا کرنے پر کالج میں داخل ہوسکتے ہیں جو حکومت ایک کیڈٹ کو کالج میں تعلیم دلوانے پر صرف کرتی ہے۔

اس کالج میں انگریزی طرز پر پبلک سکول کے معیار کی تعلیم کا انتظام ہے اور اس کا تعلیمی نصاب ایسا ہوگا کہ اگر لڑکا کسی کیڈٹ کالج یا رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے امتحان مقابلہ میں ناکام رہے تو وہ کسی یونیورسٹی میں اس طرح داخل ہوسکے گا۔ گویا اس نے معمولی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وہ خود کالج کا ایک خاص سکول لیونگ سرٹیفکیٹ ہے جو آر۔ آئی ایم۔ سی۔ ڈپلومہ کے نام سے موسوم ہے اور جو یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے اسی طرح تسلیم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ ڈپلومہ جو اجمیر۔ لاہور راجکوٹ اندور اور راے پور کے چیف کالجوں کا آخری امتحان پاس کرنے پر طلبار کو دیا جاتا ہے۔

نصاب تربیت۔ فیس۔ طبی علاج کالج سے نام خارج کرانے یا کرنے وظائف اور انتظام قیام و طعام وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ جہاں امیدوار عام طور پر سکونت رکھتا ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بشام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی قیمت مکمل خوراک دو روپیہ محصول ۸ر گل ۱۲ر ملنے کا پتہ:- اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

موصیوں کے متعلق سالانہ رپورٹ کا مطالبہ

سالانہ رپورٹ موصیان کا فارم چھپ گیا ہے۔ جو اکثر جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جلد اپنے اپنے حلقہ کے سکرٹری وصایا موصیوں کی رپورٹیں تیار کریں۔ اور ان فارموں کو غور سے اور بلا رورعایت پُر کر کے بھجوا دیں۔ اگر کسی جماعت کو یہ فارم نہ پہنچا ہو۔ تو وہ ذیل کے فارم کی نقل کر کے اپنے پاس رکھ لے۔ اور ہر سال ایسی رپورٹیں دفتر ہذا کو بھیجی جایا کریں

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

رپورٹ سالانہ متعلق موصیان جماعت احمدیہ ڈاکخانہ ضلع

نمبر	سوال		
۱	نام موصی / موصیہ مع نمبر وصیت و پورا پتہ موجودہ		
۲	وصیت آمد اور جائداد دونوں کی ہے۔ یا صرف جائداد کی؟		
۳	اگر صرف جائداد کی وصیت کی ہے۔ تو ماہوار یا سالانہ کوئی آمدنی ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنی؟		
۴	اگر جائداد کے علاوہ کوئی آمدنی ہے۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء اب تک آمد کی وصیت کیوں نہیں کی؟		
۵	اگر وہ آمدنی کی وصیت نہ کرنا چاہتا / چاہتی ہو تو اس کی تحریر لیکر یا تحریر سے انکار کی صورت میں سکرٹری و امیر جماعت احمدیہ یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھیجی جائے کہ وہ حصہ آمد کی وصیت نہیں کرنا چاہتا / چاہتی اور تحریر بھی نہیں دیتا / دیتی		
۶	یکم مئی سنہ ء سے ۳۰ اپریل سنہ ء (سال رواں) میں کتنی آمدنی موصی / موصیہ کو ہوئی		
۷	کیا اس نے باقاعدہ حصہ آمد سارے سال کی آمدنی کا ادا کر دیا ہے؟		
۸	اگر بقایا ہے تو کتنا اور کب تک ادا کرے گا / کرے گی؟		
۹	موصی / موصیہ مبائع ہونے کے علاوہ متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا / کرتی ہے؟		
۱۰	کوئی شرک اور بدعت کا کام تو نہیں کرتا / کرتی اور صاف مسلمان سچا / سچی ہے؟		
۱۱	جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہے تقوی اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا / کرنے والی ہے؟		
۱۲	خدا کو ایک جاننے والا / والی اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان لانے والا / لانے والی ہے؟		
۱۳	حقوقِ عباد غصب کرنے والا / کرنے والی تو نہیں؟		
۱۴	رشوت خوار تو نہیں؟		
۱۵	لین دین کے معاملہ میں بدمعاملہ تو نہیں؟		
۱۶	امانت میں خائن تو نہیں؟		
۱۷	اپنے کاروبار میں دیانتدارانہ رویہ رکھتا / رکھتی ہے؟		
۱۸	اپنی بیوی یا بیویوں سے عدل کا معاملہ کرتا ہے؟		
۱۹	اگر موصیہ ہے تو یہ کہ وہ خاوند کی فرمانبردار ہے؟		
۲۰	کسی قسم کا سود خود لیتا / لیتی یا دیتا / دیتی تو نہیں؟		
۲۱	نماز باجماعت کا / کی پابند ہے؟		
۲۲	جماعت اور نظام سلسلہ کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں؟		

نوٹ ۱:۔ یہ فارم بطور نمونہ ہے حسب ضرورت فارم خود بنالئے جائیں ان میں سوالات کے صرف نمبر دیکر ہر نمبر کے سوال کے مطابق جواب لکھا جائے سوالات کے الفاظ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ ۲:۔ تمام موصیوں کی رپورٹ آنی چاہئیے کوئی موصی یا موصیہ اس سالانہ رپورٹ سے رہ نہ جائے

دستخط سکرٹری وصایا

دستخط سکرٹری

امیر جماعت احمدیہ

پریذیڈنٹ

تحریک توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک

توسیع مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ کے زیر عنوان جو تحریک نظارت بیت المال کی طرف سے الفضل ۴ جولائی ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ایک جماعت نے دریافت کیا ہے۔ کہ گزشتہ سال جو تحریک توسیع مساجد کے لئے کی گئی تھی۔ کیا وہ تحریک ابھی تک قائم ہے۔ اور یہ نئی تحریک اس کے علاوہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ

یہ تازہ ترین تحریک سال گزشتہ کی تحریک سے جس میں احباب سے ان کی آمد کا تہائی حصہ طلب کیا گیا تھا۔ الگ ہے۔ چونکہ اس پہلی تحریک سے کافی روپیہ جمع نہیں ہوا۔ اس لئے یہ نئی تحریک کی گئی۔ جس میں جماعت کے صرف آسودہ حال یا مخلص احباب مخاطب ہیں۔ تا وہ اسی تحریک میں حسب حیثیت شامل ہو کر ہماری ضرورت کو پورا کر دیں۔ مساجد اقصےٰ اور مبارک کی توسیع کا اندازہ خرچ نو ہزار روپے ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ اس نئی تحریک میں خالصتہً وہ احباب شامل ہوں۔ اور بہ طیب خاطر شامل ہوں۔ جو تعمیر مساجد اور خصوصاً دارالامان کی ان دونوں مساجد کے مقام اور ان کی فضیلت کا علم رکھتے ہوں۔ م

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی سکنی زمین

ایک ٹکڑہ نو کنال جانب غربی متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر۔ دوسرا ٹکڑہ ۵ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں۔ اس ٹکڑہ کے آگے راستہ موجود ہے۔ جو سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی کے پاس سے گزرتا ہے۔ قادیان کی آبادی کے ملحقہ ہے۔ خط وکتابت بپتہ ذیل پر ہو

چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

محافظِ اٹھرا (رجسٹرڈ) گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ❁ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ❁ دشمن کا بھی جہاں میں گھر بےچراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رض کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں ان کیلئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ... اور ان ... تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خاں صاحب ... سکتی ہیں

(نمبر ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء)

عبدالرحمن کاغانی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۶ جولائی۔ فلسطین کی عرب ہائی کمیٹی نے مجلس اقوام کے انتدابی کمیشن کو ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین کا واحد حل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں آزادی کامل کے لئے عربوں کے حق کو تسلیم کر لیا جائے۔ عرضداشت میں تقسیم فلسطین کی شدید مخالفت کی گئی ہے۔

لکھنؤ ۲۶ جولائی۔ یوپی کانگرس پارٹی کی یونیورسٹی اور ثانوی تعلیم کی سب کمیٹی نے تعلیمی کمیٹی کے لئے جو سفارشات کی ہیں ان کا ملخص یہ ہے۔ کہ وائس چانسلر کا عہدہ اعزازی ہونا چاہیئے گورنمنٹ سکول اور کالج بالخصوص ایسے مقامات کے گورنمنٹ سکول اور کالج بند کر دینے چاہئیں۔ جہاں غیر سرکاری تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کو ہندوستانی مقتضیات کے مطابق بنانا چاہیئے۔

الور ۲۶ جولائی۔ ۲۱ اپریل کو بہرور (ریاست الور) میں جو فائرنگ ہوئی تھی اس کی تحقیق کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ چنانچہ حکومت نے اس کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ گولی چلانے والے افسروں کو سزائیں دی جائیں۔ عارضی ناظم کی برطرفی اور انسپکٹر پولیس کا تنزل عمل میں آیا ہے اور ۵ سال کے لئے منصف کی ترقی بند کر دی گئی ہے۔

جھانسی ۲۶ جولائی۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے ایک دفتر میں تیس اور بیس روپے ماہوار کے مشاہرہ کی چھ اسامیاں خالی ہوئی تھیں۔ ان کے پر ہونے کے لئے دو ہزار امیدواروں کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں متعدد نوجوان یونیورسٹی کے ڈگری یافتہ تھے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ آج شام پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے زیر اہتمام ملک برکت علی ایڈووکیٹ کی صدارت میں مسلمانان لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریروں کے بعد تق... فلسطین اور ہند... حکو...

اور پانی پت کے فسادات کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ مسلمانوں کو کانگرس سے بچنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۶ جولائی۔ شنکر آچاریہ دوارکا (گجرات کوٹھی) نے متھرا کے نواح میں گاؤکشی کو ممنوع قرار دینے کی ایجی ٹیشن شروع کی ہے۔ اور فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایجی ٹیشن کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ اس امر کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے متھرا میں گاؤکشی کے امتناع کے متعلق ایک حکم جاری کیا تھا نیز شہنشاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں بھی متھرا میں گاؤکشی ممنوع قرار دی گئی تھی۔

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ بنگال کونسل کی کانگرس پارٹی نے ایک جلسہ منعقد کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال ایوان سے خطاب کریں تو اس اجلاس میں شرکت نہ کی جائے

لنڈن ۲۶ جولائی۔ ہسپانوی باغیوں نے سلامینکا سے اعلان کیا ہے کہ خانہ جنگی کے آغاز سے اب تک حکومت کے ۳۰ ہزار سپاہی ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔

ٹوکیو ۲۶ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پیکنگ اور ٹین سٹین کے درمیان چینی اور جاپانی فوجوں میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے چینی محاصرین پر بم پھینکے اس پر چینی سپاہی منتشر ہو گئے کئی سو سپاہی ہلاک ہوئے۔

مدراس ۲۶ جولائی۔ کانگرسی صوبجات میں اسمبلیوں کے سپیکروں کی ایک کانفرنس طلب کرنے کی تجویز پر مدراس اسمبلی کے سپیکر مسٹر سمبھا مورتی غور کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کا مقصد اسمبلیوں (کے) مباحثات کے متعلق قواعد وضوابط (مقررہ) کرنا ہے۔

مقررہ ... ادا کرنے

کراچی ۲۶ جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب کی طرح سندھ میں بھی قانون انتقال اراضی نافذ کیا جائے۔ چونکہ سندھی مسلمانوں کی اراضیات آہستہ آہستہ ہندو ساہوکاروں کے ہاتھوں میں جا رہی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ انہیں ساہوکاروں کے پنجہ بیداد سے بچانے کے لئے ایک قانون بنا دیا جائے

پانی پت ۲۶ جولائی۔ یہاں مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں موضع بہادر تحصیل پانی پت کے دو مسلمانوں کے خلاف اس الزام کے ماتحت مقدمہ چلایا جا رہا تھا کہ انہوں نے فسادات پانی پت کے دوران میں ایک مندر کو نقصان پہنچا کر مورتیوں کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی۔ مجسٹریٹ نے استغاثہ کے دلائل کمزور دیکھ کر دونوں ملزموں کو بری کر دیا

امرتسر ۲۶ جولائی۔ گیہوں حاضر ۴ روپے ۳ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ آنے ہے۔

بلغراد ۲۶ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سکداگارا کے فوجی ذخیرہ میں ۵۴ ٹن بارود کو آگ لگ گئی۔ جس سے خوفناک دھماکہ پیدا ہوا۔ اور ۵ اشخاص ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے اسی طرح سینکڑوں گائیں۔ گھوڑے بھیڑیں اور بکریاں ہلاک یا مجروح ہو گئیں ذخیرہ کے قریب ایک کارخانہ تباہ ہو گیا۔ قریب ہی ایک جنگل میں آگ لگ گئی۔ جہاں اس وقت تک خوفناک آتشزدگی جاری ہے

منٹگمری ۲۶ جولائی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری کی سڑکوں پر دو ہزار درختوں کے متعلق جو محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے اس سے بعض عجیب و غریب انکشافات کی توقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سڑکوں کے درختوں کے انچارج کی طرف سے نئے افسر کو چارج دیتے وقت آخر الذکر کو معلوم ہوا۔ کہ سڑکوں پر درختوں کی تعداد اتنی نہیں جتنی رجسٹر میں دکھائی گئی ہے۔

شملہ ۲۶ جولائی۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس شملہ میں سرکاری طور پر پیش ہونے والے بل حسب ذیل ہیں۔ (۱) ریز رونٹک کا ترمیمی بل (۲) حشرات الارض اور وباؤں کے ایکٹ کا ترمیمی بل (۳) ضمانتوں کے ایکٹ کا ترمیمی بل (۴) مسکرات اور خطرناک ادویہ کے ایکٹ کا ترمیمی بل۔

لاہور ۲۶ جولائی۔ پنجاب کانگرس سوشلسٹ پارٹی کا ایک اجلاس بریڈلا ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ پانچ ممبروں کو پارٹی سے خارج کر دیا جائے اور دو کو معطل کر دیا جائے اور انہیں کہا جائے کہ وہ اپنے طرز عمل کے متعلق پندرہ روز کے اندر اندر اپنی صفائی پیش کریں۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ عدم مداخلت کے سلسلہ میں مختلف حکومتوں کے درمیان مذاکرات میں جو تعطل پیدا ہو چکا ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ایک نئی تجویز کی جائے گی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ صدارتی سب کمیٹی کا ایک اجلاس طلب کیا جائے گا۔ جس میں لارڈ پلائی ماؤتھ ایک دستاویز پیش کریں گے۔ اس دستاویز میں بہت سے سوالات شامل ہونگے ان سوالات کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کی تجاویز مصالحت کے اہم پہلوؤں کے متعلق متعلقہ حکومتوں کی رائے معلوم کی جائے اگر سب کمیٹی کے ارکان اس کارروائی پر متفق ہو گئے تو وہ دستاویز مختلف حکومتوں کو ارسال کر دی جائیگی۔ اور چیئرمین سوالات کے فوری جواب کا مطالبہ کرے گا۔

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت بنگال کی طرف سے ایک بل پیش کر کے وزراء کی تنخواہ..